کامیاب طالب علم کی نشانیاں

مصباح الحق شبیر
ایڈیٹر ماہنامہ 'علم نما دراس'، دراس کرگل، جموں وکشمیر

یہ مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ بعض بچے غیر معمولی قابلیت اور خداداد صلاحیت کے مالک ہوتے ہیں، لیکن ان میں اکثر وقت کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ نہ ان بچوں کو خود کامیابی ملتی ہے نہ تو سماج کو ان سے فائدہ ملتا ہے۔اس میں بہت حد تک والدین تو کچھ حد تک اساتذہ کا بھی قصور ہوتا ہے کیونکہ ان کی نظر میں وہی بچے کامیاب تصور کیے جاتے ہیں جو اسکول میں ہمیشہ اول پوزیشن حاصل کرتے ہیں جبکہ کامیاب بچوں کی شناخت کے اور بھی طریقے اور اصول ہوتے ہیں۔

(الف) ضروری نہیں کہ ایسے بچے اول پوزیشن ہی حاصل کریں۔ (ب) ایسے بچوں کو صرف پڑھائی لکھائی سے نہیں پہچانا جا سکتا ہے۔اس لیے یہاں چند نشانیاں بیان کی جاتی ہیں جن سے ان کی شناخت اور بھی آسان ہو جاتی ہے۔(۱) وہ بچے خارجی کاموں مثلاً کھیل کود میں یا دیگر کسی اور شعبہ میں بڑے تیز ہوتے ہیں (۲) کوئی بچہ کسی خاص سبجیکٹ میں غیر معمولی صلاحیت کا مالک ہوسکتا ہے۔(۳) بچہ کس قسم کی چیزوں کو دلچسپی سے دیکھتا ہے اور کن چیزوں کو نفرت سے دیکھتا ہے ایسے میں جن چیزوں یا کام کو وہ دلچسپی سے دیکھتا ہے ہوسکتا ہے وہ اسی میں کامیاب ہو۔(۴) بچے کے ساتھ گفتگو کرتے وقت خیال رکھیں کہ وہ کس قسم کی گفتگو کو غور سے سنتا ہے اور کس قسم کی گفتگو کو نظر انداز کرتا ہے۔ (۵) اور یہ بھی اہمیت کی حامل بات ہے کہ یہ سب کام وہ اپنی ابتدائی عمر میں ہی انجام دیتا ہے اس لئے ابھی سے ہی کیا گیا تجربہ بہت مفید ہوسکتا ہے۔(۶) اس سلسلے میں بچے کی آٹھ سال سے بارہ سال کی عمر بہت اہم ہوتی ہے۔(۷) بچے کی ایک دم ابتدائی عمر اس کام کے لیے فائدہ مند نہیں ہے کیوں کہ اس عمر میں یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ بچہ کبھی ایک چیز کو نظر انداز کرتا ہے تو کبھی اسی چیز کو پسند کرتا ہے۔لہٰذا اس تجربے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے (۸) بچے کھیل کود کے بعد اسی کام میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں جس کو وہ پسند کرتے ہیں اور بڑی چھوٹی عمر کے باوجود اس کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں۔

ان تمام مذکورہ باتوں کے بعد یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ ہر بچے کے اندر کوئی نہ کوئی ہنر ضرور چھپا ہوا ہوتا ہے۔لہٰذا یہ والدین اور اساتذۂ کرام کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی ان کے کام میں مدد کریں اور مکمل آزادی دیں اور اس کی حوصلہ افزائی کریں۔تاکہ وہ اس کام میں ماہر

بن کر سماج کو فائدہ پہنچائیں اور ساتھ میں اپنی روزی روٹی کا بھی انتظام کرلیں۔

بچوں کی بہترین تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی عمر کے لحاظ سے بھی ان کا مطالعہ والدین اور اساتذہ دونوں کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔ کیونکہ بچوں کے عمل میں عمر کا بہت دخل ہوتا ہے۔ جیسے جیسے عمر بڑھتی ہے ان کے برتاؤ وعمل میں بھی بدلاؤ دیکھنے کو ملتا ہے جو کہ حالات کو کنٹرول کرنے میں اہم رول نبھاتا ہے۔

بچوں سے حد سے زیادہ توقعات: ہمارے بعض والدین اپنے بچوں سے امید سے زیادہ کی توقع کرتے ہیں اور جب بچے اس کے برخلاف نتائج دیتے ہیں تو والدین اپنے بچوں سے اتنے ناراض ہوجاتے ہیں کہ اپنے بچوں کی تعلیم پر سے ہی توجہ ہٹا دیتے ہیں اور کبھی کبھی سرعام ان کو برا بھلا کہنے تک سے پرہیز نہیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے بچے بھی بہت ذہنی دباؤ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کی تعلیم سے ہی دلچسپی ختم ہوجاتی ہے کیونکہ وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ آج ہماری بے عزتی تعلیم کی وجہ سے ہوئی ہے اور شاید آئندہ بھی ہو۔

OO

جوابات ''معلومات کی کسوٹی''

۱۔ شاہ رفیع الدین
۲۔ پنکھا
۳۔ بیلجیم
۴۔ چارپائی
۵۔ سورج
۶۔ شیر
۷۔ عمر
۸۔ شیشہ
۹۔ صرف ایک
۱۰۔ دو (ظہر اور عصر)
۱۱۔ اسلامی سال کے پہلے دن کو
۱۲۔ سایہ
۱۳۔ جمعہ کو
۱۴۔ پرتگالی
۱۵۔ جہانگیر خاں (پاکستان)
۱۶۔ ''فلائی لیف'' Fly Leaf
۱۷۔ 'یو اور ایس' U.S
۱۸۔ سفید رنگ سے
۱۹۔ کیلی فورنیا کے جنگلات میں 37.66 ہزار فٹ
۲۰۔ ہائیڈروجن مانو آکسائیڈ
۲۱۔ اسبوع
۲۲۔ برج الخلیفہ دبئی میں ۱۷۰ منزلہ
۲۳۔ بغیر دودھ کی
۲۴۔ روم / مور
۲۵۔ پنجابی

جوابات ادبی دماغی ورزش

سلسلہ (۶۱)

۱۔ کرم
۲۔ دوسروں
۳۔ نقش
۴۔ گہر
۵۔ زندگی
۶۔ روٹی
۷۔ حوادث
۸۔ نمائش
۹۔ زہد
۱۰۔ دھوپ